روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۶

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۸ | اتوار ۱۶۔ رمضان ۱۴۱۴ھ، ۲۷۔ تبلیغ ۱۳۷۳ ہش، ۲۷۔ فروری ۱۹۹۴ء

عزت اس کو ملتی ہے جو اللہ کیلئے رسوائی قبول کرتا ہے

پس تم خوب یاد رکھو کہ دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کے لئے رسوائی قبول کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ ہمیں کام کرنے والے انسان چاہئیں۔ اگر کسی کام کرنے والے میں کوئی نقص ہے تو بجائے اس کے کہ اسے توڑنے کی کوشش کی جائے خود اس کی مدد کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اگر جماعت نے اپنے اتحاد کو قائم رکھنا ہے تو تنازعوں میں نہ پڑیں

جب اللہ رعب چھینتا ہے تو بندوں کی غفلت کی وجہ سے چھینا کرتا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درس القرآن فرمودہ ۱۵۔ فروری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۵ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر عالمی درس قرآن ارشاد فرماتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیات ۱۵۰ تا ۱۵۴ کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ آج آیت نمبر ۱۵۳ کا درس ہے۔ اس آیت کا ترجمہ آپ نے بیان فرمایا'

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'اللہ اپنا وعدہ پورا فرما چکا ہے۔ جب تم دشمنوں کو خدا کے حکم سے تہہ تیغ کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ تم نے بزدلی دکھائی اور ایک فیصلے کے متعلق جھگڑا کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جو ارشاد فرمایا تھا اس کے معنی میں اختلاف کیا اور جھگڑا کیا۔ اور نافرنی کی۔

اس میں تیراندازوں کے اس جھگڑے کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے اپنے سردار سے کیا۔ یہاں کہ مقرر کردہ سردار تو اپنی جگہ قائم رہا اور تم اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ نافرمانی دراصل آنحضرت ﷺ کی نافرمانی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں بھی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ امیر کی بات نہیں مانی جاتی۔ اور کہا جاتا ہے کہ تم مرکز کی ہدایت کے صحیح معنی نہیں کر رہے۔ آپ نے فرمایا کہ امیر کے معنی خواہ کچھ ہوں۔ جو تم پر نگران مقرر کیا گیا ہے آخری فیصلہ اسی کا ہوگا۔ اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ امیر کی بات غلط ہے تو یہ بات مرکز تک پہنچائیں۔ وہی اس بات کا مجاز ہے کہ یہ فیصلہ کرے کہ کس بات کے کیا معنی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بہت سے مفسرین یہاں یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ تم گویا لوٹ مار کے لئے آئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کا مقصود ہرگز مال غنیمت نہ تھا یہ اعتراض جاہلانہ اور تعصب کا نتیجہ ہے۔ مدینہ سے آنے والے ۷۰۰۔ افراد جن کے مقابل پر تین ہزار کا لشکر تھا۔ اور اس لشکر میں جنگ کے ماہر مسلح حبشی بھی تھے۔ جو فن حرب میں مکہ والوں سے بھی زیادہ ماہر تھے۔ جیسے آج کل کرائے کے فوجی MERCENARIES ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلنے والوں کو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ وہ مال لوٹنے نکلے تھے۔ وہ تو درحقیقت جانوں کے تحفے لے کر نکلے تھے۔ وہ اللہ کے وعدے پر نظر رکھتے ہوئے جہاد کے لئے آئے تھے۔

حضرت صاحب نے اس آیت کی تشریح میں مستشرق بیل BELL کا ذکر فرمایا جس نے بزعم خود اس بیان کی آیات کی ترتیب درست کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک ایک آیت کی ترتیب جبرئیل کی بار بار کی رہنمائی کے نتیجے میں ہوئی تھی اور حضرت عثمان نے جب قرآن کریم کو جمع فرمایا تو ایک ایک آیت کے مقام کے بارے میں لمبی لمبی بحثوں کے بعد اس کی جگہ طے پائی۔ ایسے کام کو بیل BELL جیسا مستشرق محض اپنی جہالت کی وجہ سے غلط قرار دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ درّے پر مقرر شدہ ۵۰ تیراندازوں میں سے ۱۰ تو آخر تک ڈٹے رہے اور ۴۰ ایسے تھے جو اپنی جگہ چھوڑ گئے۔ ان کی وجہ سے سارے مسلمانوں کو تو ملزم قرار نہیں دیا جا سکتا کہ ان سب کو سزا دی جائے۔ پھر سارے مسلمانوں کو شکست کی سزا کیوں ملی۔؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض چیزیں عذاب یا سزا نہیں ہوتیں بلکہ کسی کام کا طبعی نتیجہ ہوتی ہیں۔ چاہے یہ نتیجہ ساری قوم کی تباہی پر منتج ہوتا ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بیل BELL کی باتیں تو محض جہالت ہیں ان کو قرآن کا کوئی علم ہی نہیں۔ قرآن تو فرماتا ہے کہ سوائے پاک لوگوں کے کوئی اس کے مطالب کو نہیں پا سکتا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے اس آیت کے مشکل الفاظ کی ایک ایک کر کے تشریح فرمائی اور لغات سے ان کا مطلب بیان فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج جتنے

باقی صفحہ ۶ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب کاٹھ گڑھی مولوی فاضل ابن حضرت چوہدری عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی (رفیق بانی سلسلہ) بعمر ۸۰ سال مورخہ ۹۴-۲-۶ بوقت گیارہ بجے شب وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۹۴-۲-۷ کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب جنازہ پڑھایا اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

تقسیم ملک کے بعد گگی نو ضلع جھنگ میں مستقل رہائش اختیار کی اور جماعت احمدیہ گگی نو کی تعمیر بیت الذکر، مشن ہاؤس اور ڈش انٹینا نصب کرانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے برادر اصغر اور مکرم عبدالمغنی صاحب زاہد مربی سلسلہ سیرالیون اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھ گڑھی ربوہ کے حقیقی چچا تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

ولادت

○ مکرم ظریف احمد صاحب قمر حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱۔ فروری ۹۴ء کو پہلی بچی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ دونوں بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "نفیس احمد قمر" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری محمد شریف احمد صاحب جرمنی (سابق کارکن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ) کا پوتا اور مکرم محمد لطیف احمد صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کی صحت اور درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد | مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ | مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت دو روپیہ

۲۷ - تبلیغ ۱۳۷۳ھش ۲۷ - فروری ۱۹۹۴ء

مقدس مہینہ کے باقی ایام

گذشتہ روز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ "رمضان کے اب باقی جو دن رہ گئے ہیں ان میں........" اس ارشاد سے جو قیمتی نصائح حاصل ہوئیں وہ تو ہم کل کے اخبار میں شائع کر رہے ہیں لیکن سردست احباب و خواتین جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ پیارے اور مقدس مہینہ کے بابرکت ایام ایک ایک کرکے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہیں- اس مہینے کی برکات جب ہاتھ سے نکل گئیں تو دوبارہ ان کے حصول کے لئے پھر سال بھر انتظار کرنا ہوگا- اور کف افسوس سے ہاتھ ملنے ہوں گے کہ

افسوس دن بہار کے یونہی گذر گئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دین حق کی تائید و حمایت کے لئے جس عزم و استقلال کا اظہار کیا ہے اور خود بھی اور اپنے احباب جماعت کو بھی جن باتوں پر کاربند رہنے کی باربار تلقین فرمائی ہے اس میں ایک نمایاں چیز آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ میں ست اور کاہل نہیں رہوں گا- احباب جماعت کو بھی آپ نے کئی بار اس نصیحت کا اعادہ فرمایا ہے کہ دین کے کاموں میں سستی اور کسل سے کام نہ لیں-

عبادات میں ہمت اور جواں مردی دکھانے سے محرومی بھی سستی اور کاہلی کا ایک نتیجہ ہوتی ہے- رمضان میں عام آدمی کے لئے ایک مرحلہ سحری کے وقت نیند چھوڑ کر اٹھنا ہے- جن کو عادت نہ ہو انہیں یہ امر بہت بڑا مجاہدہ معلوم ہوتا ہے- اس میں سستی کرنا گویا رمضان کی سب برکات کو اپنے ہاتھ سے کھو دینا ہے- سحری کے وقت اٹھ کر صرف سحری کھانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ معقول وقت پہلے اٹھ کر نوافل ادا کرنا بھی بے حد ضروری ہے- یہ رمضان کی اصل دولت ہے اس سے محرومی اختیار نہ کریں-

کون جانتا ہے کہ اگلے سال وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں- آج یاد کریں تو سال گذشتہ کے کتنے ہی بزرگ اور احباب یاد آ جائیں گے جو اس بار رمضان میں ہمارے ساتھ نہیں ہیں- پھر کسی کو کیا پتہ ہے کہ وہ اگلے سال اس روحانی دولت کی لوٹ سے حصہ پاسکے گا یا نہیں- اس لئے آج کی سستی کل کی غفلت اور پشیمانی بن جائے گی-

پوری کوشش کریں کہ رمضان کا ایک بھی دن پورے استفادے کے بغیر ہاتھ سے نہ جائے- اللہ تعالیٰ ہر کسی کو اس کی توفیق دے- آمین-

ہم احتجاج کے قائل نہیں مگر سوچو
خدا کے پاس تو فریاد کر ہی سکتے ہیں
ضمیر اپنا بہر طور مطمئن ہے دوست
نہ جھینپ سکتے ہیں ہم اور نہ ڈر ہی سکتے ہیں

۱۸-۲-۹۴ ابوالاقبال

نذرِ اسیرانِ راہِ مولیٰ .... (۳)

پابندئ اظہار میں اسلوب جدا ہے
لب بستگئ دل زدگاں نغمہ سرا ہے

جب پہرۂ دربار لگا لفظ و بیاں پر
جو کہنا تھا دل نے پسِ مفہوم کہا ہے

خوشبو کہیں پابندِ سلاسل نہیں ہوتی
دریا کی روانی بھی کوئی روک سکا ہے؟

جس فکر کو پابندِ قفس تُو نے کیا تھا
آکاش پہ تاروں کی طرح جلوہ نما ہے

چمکا ہے مری عمرِ گریزاں کی شبوں میں
جو لمحۂ عرفان اسیری نے دیا ہے

اب مہکا ہے ڈھلتی ہوئی عمروں کے افق پر
اک ربط ہمیشہ جو پسِ ربط رہا ہے

اس عہد کی مہکار کا ٹھہرے گا حوالہ
وہ پھول جو زنداں کی سلاخوں پہ کھلا ہے

اکرم محمود

صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے- اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے- کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا- نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے- میں پھر نیکی کرلوں گا اس واسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے- خدا معلوم کل زندگی ہے کہ نہیں-

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی کے دل میں ایمان کی حقیقی جڑ لگا دے اور پھر اسے اس کے ثمرات کھلا دے یا کسی کو اس کی بدی کی وجہ سے قہر کی آگ سے ہلاک کرے- پس دعا ہی کرنی چاہئے تا اس کی توفیق شامل انسان ہو-

اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے- جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا- سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے- اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی-

خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے مگر وہ دغاباز کو بھی خوب جانتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قطعات کی بہار

ہمارے حال پہ ہر حال میں ہے اُس کا کرم
کہ وہ ہمارا ہے اور اُس کے ہو گئے ہیں ہم
اُسی کا نام پکاریں گے ہم کہیں پہ ہوں
اُسی کے نام سے ملتا ہے عزم کو دَم خم

۱۶-۲-۹۴

خیالِ یار ازل امتیاز ہے اپنا
اُسی کی حمد ترانہ ہے' ساز ہے اپنا
ہمارے سانس کی ڈوری اُسی کے ہاتھ میں ہے
وہی ہماری حقیقت' وہی مجاز اپنا

۱۶-۲-۹۴

آسان بھی ہیں راہیں تیری دشوار بھی ہیں اے میرے خدا
وہ کون ہے جو دے سکتا ہے چلنے کی ہمت تیرے سوا
تو ہاتھ پکڑ کر منزل تک لے جائے تو جانا آساں ہے
کٹ سکتا نہیں یہ رستہ کبھی' یہ رستہ بھی ہے عجب رستہ

۱۶-۲-۹۴

ہمت و حوصلہ کو داد ملی ہے تم سے
جذبۂ خدمتِ احباب مبارک تم کو
دوستو تم پہ رہے سایۂ رحمت ہر آن
خوبیٔ فطرتِ سیماب مبارک تم کو

۱۵-۲-۹۴

وہ گرفتارِ بلا مجھ کو سمجھتے ہیں مگر
میں ہر اک بات خدا ہی کی عطا جانتا ہوں
ہے یقیں مجھ کو کہ گلزار بنے گی یہ آگ
بادِ صرصر کو بھی مَیں بادِ صبا مانتا ہوں

۱۶-۲-۹۴

کون تھے ایسے بندگانِ خدا
جبر سے جن کو واسطہ نہ پڑا
سر جھکائے" نہ جا سکے اُن کے
امتحاں تھا اگرچہ سخت کڑا

۱۸-۲-۹۴

خدمتِ انسان ہے اپنا ہدف
منتظر سب احمدی ہیں صف بہ صف
ہم خدا کے دین کے خدام ہیں
یہ ہمارا شغل ہے اور یہ شغف

۱۸-۲-۹۴

خدا کا غیظ نہ بھڑکاؤ' ہاتھ کو روکو
غلط طریق سے ہٹ جاؤ' ہاتھ کو روکو
کسی غریب پہ جور و ستم روا نہ رہے
اذیتیں تو نہ پہنچاؤ' ہاتھ کو روکو

۱۸-۲-۹۴

ابو الاقبال

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنی ایک تقریر سیرت حضرت بانی سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

اب میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت اور حفاظت کا ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب امام جماعت اول فرماتے تھے کہ ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں کسی شوخ مخالف نے حضرت بانی سلسلہ سے کوئی حوالہ طلب کیا۔ اور بحث میں آپ کو بزعم خود شرمندہ کرنے کی غرض سے اسی وقت اس حوالے کے پیش کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ مگر اتفاق سے اس وقت یہ حوالہ حضرت بانی سلسلہ کو یاد نہ تھا۔ اور نہ اس وقت آپ کے حاضرِ وقت خادموں میں سے کسی کو یاد تھا۔ لہٰذا وقتی طور پر شماتت کا اندیشہ پیدا ہوا۔ مگر حضرت صاحب نے بڑے وقار کے ساتھ صحیح بخاری کا ایک نسخہ منگوایا اور اسے ہاتھ میں لے کر جلد جلد اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ اور پھر ایک ورق پر پہنچ کر فرمایا۔ لو حوالہ موجود ہے۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ حضور نے کتاب کے صفحات پر نظر تک نہیں جمائی اور حوالہ نکل آیا۔ بعد میں کسی نے حضرت بانی سلسلہ سے پوچھا کہ حضرت یہ کیا بات تھی۔ کہ آپ پڑھنے کے بغیر ہی صفحے الٹتے گئے اور آخر ایک صفحہ پر رک کر حوالہ پیش کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق الٹنا شروع کئے تو مجھے یوں نظر آتا تھا کہ اس کتاب کے سارے صفحے بالکل خالی اور کورے ہیں اور ان پر کچھ لکھا ہوا نہیں۔ اس لئے میں ان کو دیکھنے کے بغیر جلد جلد اٹھاتا گیا۔ آخر مجھے ایک ایسا صفحہ نظر آیا جس میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ اور مجھے یقین ہوا کہ خدا کے فضل اور نصرت سے یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔ اور میں نے بلاتوقف مخالف کے سامنے یہ حوالہ پیش کر دیا اور یہ وہی حوالہ تھا جس کا فریق مخالف کی طرف سے مطالبہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی نصرت و حفاظت کے باوجود جس کے نظارے آپ کی حیات طیبہ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں بار دنیا نے دیکھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی کے لئے بھی تیار رہتے تھے۔ میں اس جگہ صرف ایک واقعہ کے بیان پر ہی اکتفا کروں گا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم روایت کرتے ہیں کہ جس دن سپرنٹنڈنٹ پولیس حضرت بانی سلسلہ کے گھر کی تلاشی کے لئے اچانک قادیان آیا اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں حضرت بانی سلسلہ کے پاس بھاگے گئے اور غلبہ رقت کی وجہ سے بڑی مشکل کے ساتھ عرض کیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس وارنٹ گرفتاری کے ساتھ ہتھکڑیاں لے کر آ رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ اس وقت اپنی کتاب "نور القرآن" تصنیف فرما رہے تھے۔ سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں سونے چاندی کے کنگن پہنا کرتے ہیں ہم سمجھیں گے ہم نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔" پھر ذرا تامل کر کے فرمایا۔ مگر ایسا نہیں ہو گا۔ خدا تعالیٰ کی حکومت اپنے خاص مصالح رکھتی ہے۔ اور وہ اپنے (بندوں) کے لئے اس قسم کی رسوائی پسند نہیں کرتی۔

شمائل حضرت بانی سلسلہ

○ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس عاجز کے استاد تھے۔ میں نے عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور قرآن مجید کا کچھ حصہ ان سے پڑھا ہے۔ ٹھنڈے پانی کے بہت عاشق تھے۔ بیت الفکر کے اوپر کا جو کمرہ بیت مبارک (خدا کا گھر) کے بالائی صحن میں کھلتا ہے اس میں رہا کرتے تھے۔ پیاس لگتی تو کسی دوست یا شاگرد کو بیت اقصیٰ میں تازہ پانی لانے کے لئے بھیجتے اور وہ شخص واپسی پر گلی میں نظر آتا تو اوپر ہی سے کھڑکی کے اندر سے آواز دیتے کہ جلدی لاؤ ورنہ پانی کی آب ماری جائے گی۔ غرض ان کو ٹھنڈے پانی اور برف سے بے حد رغبت تھی جب کبھی حضرت صاحب امرتسر یا لاہور سے برف منگواتے تو ان کو ضرور بھیجا کرتے تھے۔ اور کبھی مولوی صاحب مرحوم مجھے فرماتے کہ گھر میں برف ہے؟ میں کہتا کہ ہاں ہے۔ تو کہا کرتے کہ حضرت صاحب سے نہ کہنا کہ عبدالکریم مانگتا ہے۔ مگر کسی طرح لے آنا۔ میں جا کر حضرت صاحب سے کہتا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے کچھ برف چاہئے۔ یہ نہ کہتا کہ وہ مانگ رہے ہیں۔ آپ فرماتے۔ ہاں۔ ضرور لے جاؤ۔ بلکہ خود نکال کر دیتے۔

○ منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے بیان کیا کہ جب حضرت بانی سلسلہ سیالکوٹ تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں خاکسار کو ملنے کا موقعہ نہ ملا کیونکہ خاکسار گورداسپور سے جا رہا تھا۔ اور آپ قادیان سے روانہ ہو کر بٹالہ سے سوار ہوئے تھے۔ میں نے لاہور پہنچ کر مولوی محمد علی صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے بٹالہ سے لاہور تک حضرت کو بوجہ ہجوم خلقت ملنے کا موقعہ نصیب نہیں ہوا لیکن سیالکوٹ سے دو سٹیشن ورے مجھے ہجوم کم نظر آیا۔ چنانچہ میں اپنے کمرہ سے بھاگتا ہوا حضرت کے کمرہ کے پاس پہنچ گیا۔ حضرت مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔

میاں عبدالعزیز آپ بھی پہنچ گئے۔ سیالکوٹ پہنچ کر آپ نے میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا اور منتظمین کو بلا کر فرمایا کہ منشی اروڑا خان صاحب اور میاں عبدالعزیز صاحب کو رہائش کے لئے الگ جگہ دو۔ اور ان کا اچھی طرح سے خیال رکھنا کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ادنیٰ سے ادنیٰ خادم کا بھی اتنا خیال رکھتے تھے۔

○ حافظ محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالفضل قادیان نے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عید کا دن تھا آدمیوں کی کثرت تھی۔ میں حضرت صاحب سے بہت دور فاصلے پر تھا آپ لوگوں سے مصافحہ کر رہے تھے۔ میں نے بھی چاہا کہ آپ سے مصافحہ کروں۔ مگر آدمیوں کی بھیڑ تھی آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ حافظ صاحب یہیں ٹھہریں میں آتا ہوں۔ آپ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور اکثر آپ سلام پہلے کہا کرتے تھے۔

○ خواجہ عبدالرحمان صاحب متوطن کشمیر نے بیان کیا کہ مارچ ۱۹۰۸ء میں ہم جب طلبا انٹرنس کے امتحان کے لئے امرتسر جانے لگے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے رخصت حاصل کرنے کے لئے آپ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ جب آپ کو اطلاع کرائی تو دروازے پر پہنچتے ہی آپ نے فرمایا "خدا تم سب کو پاس کرے۔" اس کے بعد ہم نے یکے بعد دیگرے آپ سے مصافحہ کیا۔ ایک لڑکا مسمی عطا محمد بعد میں دوڑتا ہوا آیا۔ اس وقت آپ ہمیں رخصت فرما کر چند قدم اندرون خانہ میں جا چکے تھے۔ تو عطا محمد مذکور نے آپ کا پیچھے سے دامن پکڑ کر زور سے کہا حضرت صاحب میں رہ گیا۔ اس پر آپ مڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مصافحہ کر کے اس کو بھی رخصت کیا۔

○ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال نے بیان کیا کہ جس کمرہ میں آپ کی رہائش تھی وہ چھوٹا سا تھا جس میں ایک چارپائی اور ایک تخت پوش تھا۔ چارپائی تو آپ نے مجھے دی ہوئی تھی۔ اور خود تخت پوش پر سوتے تھے۔ فجر کے وقت پانی کے ہلکے ہلکے چھینٹوں سے مجھے جگا دیتے۔

۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

○ ۲۹۔ رمضان المبارک کی معروف دعائیہ فہرست انشاء اللہ امسال بھی بغرض دعا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھجوائی جائے گی عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ متعلقہ مجاہدین کی فہرستیں تیار کر کے ۷۔ مارچ ۹۴ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور وصول شدہ چندہ بھی ساتھ ساتھ مرکز میں پہنچانے کا انتظام فرما دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائیہ فہرست اور مجاہدین وقف جدید

○ رمضان المبارک میں سو فی صد چندہ وقف جدید ادا کرنے والے مجاہدین وقف جدید کے نام بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت اقدس میں پیش کئے جاتے ہیں۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام کی دعائیں لینے کے لئے ۲۵۔ رمضان المبارک سے قبل ادائیگی کر کے دعائیہ فہرست میں شامل ہو جائیں۔

امراء اور صدر صاحبان سے یہ درخواست ہے کہ سو فی صد ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرستیں تیار کر کے ۲۵۔ رمضان المبارک تک دفتر وقف جدید کو پہنچا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

افکارِ عالیہ

پس اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ پر اولاد کی تربیت کی بعض زائد ذمہ داریاں ڈالی ہیں اور اس کے نتیجہ میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ گھروں میں گھیری گئی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے زیادہ عظمت کے مقام بخشے ہیں اور کئی پہلوؤں سے آپ کو مردوں پر فضیلت ہے۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں میں ہے۔ کہیں نہیں فرمایا کہ باپوں کے قدموں میں ہے۔ یعنی ساری آئندہ نسلوں کی عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی جنت ان کے ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اتنا بڑا مرتبہ اور مقام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورت کو دے دیا ہے کہ جس کے بعد دنیا کا کوئی جاہل انسان اسلام پر یہ حملہ نہیں کر سکتا کہ اس میں عورت کا کوئی مقام نہیں ہے۔ وہ مقام حاصل کرنے کے لئے جو ذرائع ہیں وہ میسر آنے چاہئیں۔ اگر خاوند بیوی سے ہر وقت بد تمیزی سے بات کرتا ہے۔ اس کی عزت کا خیال نہیں، اس کے ماں باپ کی عزت کا خیال نہیں، بات بات پر طعنے دینے لگ جاتا ہے، گھٹیا باتیں کرتا ہے اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ بھی کرو، وہ بھی کرو اور اس کے باوجود خوش نہیں ہوتا تو ایسا خاوند بسا اوقات خود اپنی بیوی کے پاؤں کے نیچے جہنم پیدا کر رہا ہوتا ہے کیونکہ ایسی عورتیں پھر خود بد اخلاق ہونی شروع ہو جاتی ہیں وہ بھی پھر آگے سے جو ان کے بس میں آئے بات کرتی ہیں اور اگر خاوند کی موجودگی میں نہ کر سکیں تو ایسی غیر مطمئن عورتیں ہمیشہ اولاد کے کان بھرتی ہیں اور باپ کے خلاف کرتی ہیں تو جہنم کا لفظ اس لئے میں نے استعمال کیا ہے کہ نفسیاتی طور پر اگر ماں اور باپ میں اختلاف ہوں تو اولاد اچھی تربیت حاصل نہیں کر سکتی۔ خصوصیات کے ساتھ اگر مرد باہر کام پر چلا جائے اور وہ ظالم ہو یا نہ ہو۔ غالباً یہی ہوتا ہے کہ مرد زیادتی کرتا ہے تو عورتیں ایسی بگڑتی ہیں۔ بہرحال جو بھی صورت ہو اگر بیوی کی یہ عادت ہو کہ خاوند کے جانے کے بعد اپنے بچوں سے خاوند کے دکھڑے روئے اور یہ کہے کہ تمہارے ابا نے مجھ پر یہ ظلم کئے اور یہ حال ہو گیا ہے، میں تو دن رات جتی رہتی ہوں، مرتی رہتی ہوں اور دیکھو وہ میرا خیال نہیں کرتا، وہ اپنے اوپر بچوں کو رحم دلاتی ہے۔ نتیجۃً ایسے بچوں میں مرد کے خلاف بغاوت پیدا ہو جاتی ہے باپ کے رشتے کے خلاف بغاوت پیدا ہو جاتی ہے اور نفسیاتی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے بچے باغیانہ ذہن لے کر اٹھتے ہیں اور اکثر جماعت سے تعلق توڑنے والے بچے ایسی ماؤں کے ہوتے ہیں پھر ایسی مائیں بھی میں نے دیکھی ہیں کہ باپ اگر مخلص ہو اور چندے دیتا ہو اور ماؤں کے اندر خدمت دین کی لگن نہ ہو تو وہ اپنے بچوں کے کان بھرتی ہیں، تو جنت پیدا کرنا صرف ماؤں کا کام نہیں ہے، ایک پورے معاشرے میں جس طرح کی ماں بن رہی ہے اس کے اثر بھی ماں پر پڑتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مردوں کو اس لحاظ سے اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔ جو قربانی کرنی ہے اس قربانی میں بھی اپنی بیویوں کو، اپنے بچوں اور بچیوں کو شامل کرنا چاہئے اور اپنے رویے میں نرمی پیدا کرنی چاہئے تاکہ عورتیں مردوں سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کریں اور مرد عورتوں سے سکون حاصل کریں لیکن قرآن کریم نے زیادہ تر عورتوں کو سکون کا باعث قرار دیا ہے اور اس کو بھی آپ کو خوب سمجھنا چاہئے کہ کیوں ایسا ہوا ہے۔

خدا تعالیٰ مردوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ہم نے تم میں سے ہی تمہاری جنس میں سے ہی ایک نازک صنف کو پیدا کیا ہے۔ (ـہ) تاکہ تم سکون کی خاطر اس کی طرف جھکو۔ اس میں مرد اور عورت کے تعلقات کو بہتر بنانے کا بہت بڑا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ـ) تاکہ تم عورت کی طرف سکون کی تلاش میں جھکو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا مرد بد تمیز ہو ہی نہیں سکتا۔ جس کو کسی سے سکون کی تلاش ہو وہ اس سے بد اخلاقی سے پیش نہیں آسکتا اور سکون اس کو تبھی ملے گا اگر وہ اپنی عورت کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہو گا تو معاشرے کو جنت بنانے کے لئے ایک چھوٹے سے فقرے میں ایک بہت ہی گہری راز کی بات ہمیں سمجھا دی گئی کہ مرد وہ مرد جو ہمیشہ عورت سے سکون کے متلاشی رہیں گے اور جانتے ہوں گے کہ جیسا سکون مجھے اپنے گھر میں مل سکتا ہے باہر میسر نہیں آسکتا، ان کو واقعۃً "عورت سے سکون ملے گا" اور ایسی عورتوں کا رجحان ان کے متعلق ہمیشہ اچھا ہو گا اور اگر وہ سکون کے لئے باہر جائیں گے تو ایسا گھر جہنم بن جائے گا۔

آج کے معاشرے کے تجزیہ کے وقت یہ بات سب سے زیادہ نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ وہی گھر بگڑتے ہیں، وہی گھر جہنم بنتے ہیں جن کے مرد اپنی بیویوں سے سکون تلاش کرنے کی بجائے گھر سے باہر سکون ڈھونڈتے ہیں۔ ایسے گھر لازماً برباد ہو جایا کرتے ہیں اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ پھر آپ وہ ماں نہیں بن سکتیں جن کے پاؤں نیچے جنت ہے تو میں آپ کو یہ باتیں کھول کھول کر بچوں کی طرح سمجھا رہا ہوں، اس لئے نہیں کہ میں آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا، ذہین نہیں سمجھتا، مگر یہ باتیں ایسی ہیں جو خوب اچھی طرح وضاحت کے ساتھ گھوٹ گھوٹ کر پلانے والی باتیں ہیں تاکہ آپ میں سے ہر ایک کے دل میں اس طرح پیوست ہو جائیں کہ پھر کبھی بھول نہ سکیں اور مردوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اس معاملہ میں تعاون نہ کیا اور ان کی اولادیں ضائع ہوئیں تو خدا ان سے پوچھے گا اور وہ خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ یہ بھی سوچیں کہ آپ کی اپنی بچیاں بھی ہیں جو دوسروں کے گھروں میں جانے والی ہیں۔ ایسے مردوں کو خیال کرنا چاہئے کہ جب غیروں کی بچیاں ان کے پاس آتی ہیں تو کس طرح بیچاری نہتی اور بے دست و پا ہو کر آتی ہیں۔ ایک ظالم خاوند کے پلے پڑ جائیں تو ماں باپ کو کتنی تکلیف پہنچتی ہو گی۔ اگر کوئی خاوند اپنی بیوی سے۔ اس طرح کا ظالمانہ سلوک کرتا ہو اور اسے کوئی پرواہ نہ ہو اور کوئی خطرہ محسوس نہ کرے تو اس کو سوچنا چاہئے کہ آئندہ ہو سکتا ہے اس کی بھی بیٹیاں ہوں وہ بھی کسی کے گھر میں جائیں، وہ بھی اسی طرح بے دست و پا ہوں۔ اگر وہ اس نظر سے سوچے تو وہ تھرتھرا اٹھے گا وہ سوچے گا کہ یہ تو بہت ہی خطرناک بات ہے۔ لیکن عام طور پر لوگ اس بات کو بھلا دیتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ بیوی سے ظلم کا سلوک بہت بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ عام گناہ کبیرہ جتنے بھی ہیں ان کا اکثر اثر انسان کی ذات پر پڑتا ہے لیکن یہ ایک ایسا گناہ ہے جو سارے معاشرے کو تباہ کر دیتا ہے۔ جہاں خاوند کی بد خلقی کے نتیجے میں گھر کا ماحول بگڑتا ہے وہاں بچیاں بے چاری دکھوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کو بچے لے کر اس طرح گزارے کرنے پڑتے ہیں کہ ساری زندگی ایک عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس کا بد اثر ماحول پر پڑتا ہے۔ لیکن اس علیحدگی سے پہلے کے حالات میں بھی اگر خاوند اور بیوی کے تعلقات اچھے نہ ہوں تو اولاد دو رُخی بن کر اٹھ رہی ہوتی ہے۔ بہت سے بچوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ میں کدھر جاؤں۔ ماں کی طرف جاؤں یا باپ کی طرف جاؤں اور وہ دونوں کے جھگڑے سنتے ہیں۔ دونوں کی ایک دوسرے سے زیادتیاں (دونوں کی اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اگر مرد کرتا ہے تو عورتیں بھی شروع کر دیتی ہیں) جب وہ دیکھتے ہیں تو بالآخر وہ کسی کے بھی نہیں رہتے، ان کا سکون بھی گھر میں نہیں رہتا ایسے بچے اکثر آوارہ ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان کا سکون باہر کی دنیا میں ہوتا ہے اور وہیں وہ زیادہ اطمینان پاتے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن بڑے گہرے اثر والی باتیں ہیں۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ)

مستحق ذہین طلبہ کے لئے

"شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

مطالعہ کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

فصل الخطاب

حضرت مولانا نورالدین امام جماعت احمدیہ (الاول) نے حصول علم کے شوق میں دور دراز کے سفر اختیار فرمائے اور نہ صرف ہندوستان کے بہترین اساتذہ سے بلکہ حرمین شریفین کے مشہور زمانہ علماء کرام سے بھی کسب فیض کیا۔ آپ کا علمی ذوق وشوق اور فطری سعادت آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں لے آئی اور آپ نے اس جگہ ایسا سکون و اطمینان پایا کہ اس جگہ کو اپنی زندگی بھر کی کوششوں اور خواہشوں کا مقصود سمجھ کر ہمیشہ کے لئے آپ کے ساتھ کمال محبت اور وفا کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس بے مثال تعلق محبت کے آغاز میں ہی آپ کو دین حق کی تائید میں قلمی خدمات سرانجام دینے کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے آپ کو غیر معمولی حالات میں ذرائع سامان مہیا فرمائے اور آپ کے قلم سے بلند پایہ لٹریچر تیار ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آپ کی اس خدمت کو سراہتے ہوئے فرماتے ہیں

"ایسی کتابیں تصنیف کی ہیں جو بہت سے مفید مطالب اور بہت سے نکات پر مشتمل ہیں جن کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے پُر ہیں اور ان کے الفاظ نہایت خوبصورت اور عمدہ ہیں۔.. آپ کی تصنیفات کیا بلحاظ جامعیت مضامین و تنوع اور کیا بلحاظ جاذب قلوب دلائل و براہین کی قوت بہت سی کتابوں پر فوقیت لے گئی ہیں۔" آپ کی ایک کتاب کا نام فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب ہے۔ اس میں دین حق پر مخالفین کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کے نہایت مدلل و مسکت اور تسلی بخش جواب دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں جن مضامین پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ان کی فہرست کتاب کے پندرہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض عناوین ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان پر ایک نظر ڈالنے سے کتاب کی اہمیت و افادیت واضح ہو جاتی ہے۔

آیات اعلامات نبوت۔ مختصر سوانح عمری حضور ﷺ مشہور مستشرقین کا اعتراف مستشرقین کے اعتراضات کے جواب۔ صحابہؓ کرام کی فدائیت و قربانی۔ کفارہ۔ ارکان اسلام قانون ازدواج۔ عورتوں سے سلوک۔ باہمی معاملات میں راستی و سچائی۔ باہمی محبت حصولِ تعلیم کی رغبت۔ دعائیں۔ جبرواکراہ۔ جہاد۔ ازواج مطہرات کے متعلق اعتراضات کے جواب۔ ضرورت قرآن۔ قرآن مجید پر اعتراضات اور ان کے جوابات۔ انبیاء سابق کی بشارات۔ ان بشارات پر اعتراضوں کے جواب۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں۔ ضرورت مذہب۔ مسئلہ تقدیر۔ مسئلہ شفاعت۔

دین حق کے احکامات بالخصوص ان احکامات کا فلسفہ وحکمت جن پر اعتراض کئے جاتے ہیں ان موضوعات نے اس کتاب کی دلچسپی و افادیت کو بہت زیادہ بڑھادیا ہے۔ تاریخی اعتراضوں پر تاریخی تحقیق۔ بائبل کی آنحضرت ﷺ کے متعلق پیشگوئیوں پر کمال تحقیق کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ان سے مراد آپؐ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ تقدیر کو نہایت اختصار و سادگی سے حل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تقدیر کے مسئلہ پر یقین دلا کر... اس بات پر ابھارتا ہے کہ برے کاموں کے نزدیک مت جاؤ۔ برے بیج برا پھل لاتے ہیں آرام و آسودگی کے سامان مہیا کرو۔ بے دل مت ہو۔ کیونکہ ہر ایک چیز کا اندازہ خدا کی درگاہ سے معین ہو چکا ہے۔ نقصانات کے اندازے والی چیزیں نافع نہ ہوں گی اور منافع کی مثمر اشیاء دکھوں کی موجب نہ ہوں گی۔ ہر ایک چیز اپنی فطرت پر ضرور قائم ہے اور تمہارا ہر فعل جواباً" وہی نتیجہ دے گا جو اس کی ترکیب کا مقتضا ہے۔"

حضرت ابراہیم کے روحانی وارث حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق دونوں تھے یا صرف حضرت اسحاق ہی تھے جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا دعویٰ ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے بہت سے اختلافی مسائل اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس پر ہر زمانے میں بحث و تحقیق جاری رہتی ہے۔

حضرت مولانا نے اپنی تحقیق پیش کرتے ہوئے بائبل کے تمام متعلقہ حوالے جمع کر کے یہ ثابت کیا کہ حضرت اسماعیل پہلوٹھے بیٹے ہونے کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ حضرت ابراہیم کے وارث تھے۔ آپ اس تحقیق کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہم اسماعیلی اور اسحاقی وعدوں کو بمقابلہ یکدگر تورات سے جمع کر کے ناظرین با انصاف کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ان کے نور ایمان اور انصاف سے پوچھتے ہیں کہ کس طرح سے وہی وعدہ اسماعیل کے حق میں تو جسمانی اور اسحاق کے حق میں روحانی ہو سکتا ہے اور چونکہ باری تعالیٰ کے وعدے ابراہیم کے ساتھ دو طرح کے ہیں ایک عام طور پر ابراہیم کی اولاد کے لئے اور ایک خاص طور پر اسماعیل اور اسحاق کے لئے اس لئے قبل از مقابلہ ہم مشترکہ وعدے بیان کریں گے کیونکہ وہ وعدے جیسے اسحاق کے حق میں ہیں ویسے ہی اسماعیل کے حق میں ہیں۔ اگر ان سے اسحاق کو ترجیح ہو سکے تو انہیں سے اسماعیل کو بھی ہو سکتی ہے۔ اگر یہ وعدے روحانی ہیں تو اسحاق اور اسماعیل دونوں کے لئے اگر جسمانی ہیں تو بھی دونوں کے لئے اور اگر عام ہیں روحانی ہوں یا جسمانی تو بھی دونوں کے لئے۔"

حضرت مولانا کی عبارت نہایت مختصر مگر مدلل و مسکت ہے۔ مخالف کے مسلمات کو اس طرح پیش فرمایا ہے کہ مجال انکار باقی نہیں رہتی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے آنحضور ﷺ کی زندگی یا تعلیم پر اعتراضات کے جواب میں آنحضرت ﷺ کی قابل صد رشک زندگی کو ہی پیش فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"مگر ہر منصف تسلیم کرے گا کہ اگر کسی شخص کی تعلیم کی عمدگی ثابت کرنا ہو تو پہلے اس معلم کے افعال اور کردار کو دیکھا جائے۔ واعظ کے عادات اور اطوار۔ اس کے حالات و کردار اگر ناپسند ہوں گے تو اس کے پسندیدہ اقوال کا سارا دفتر گاؤ خورد ہو جائے گا۔ اس کے نصائح کی عمارت اس کے سامنے ہی خاک میں مل جائے گی۔ پھر۔ نمونے کو دکھانے سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں جس کے باعث دوسرے کے قلب پر پورا اثر پڑ سکے۔ بانی اسلام کی اعلیٰ صداقتوں میں قرآن اور آپؐ کی پاک تعلیم ہے اور اس صداقت کے لئے پہلا مصداق۔ اس عمارت کا پہلا پتھر آپؐ کی گرامی ذات ہے۔"

اس طرز استدلال سے اس کتاب کو مستند ترین ماخذ کی مدد سے تیار کی گئی نہایت عمدہ سیرت کی کتاب بھی کہا جاسکتا ہے۔ کسی مخالف نے ضد و تعصب یا نادانی کی وجہ سے جس جگہ پر اعتراض کیا ہے آپ نے اس امر کو آنحضرت ﷺ کی خوبی و خصوصیت بلکہ اعجاز کے طور پر ثابت فرمایا ہے۔

دوران مطالعہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ کتاب کا ہر صفحہ بلکہ ہر سطر بزبان حال کہہ رہی ہو کہ۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہانِ محمد

بقیہ صفحہ ۱

جھگڑے ہیں ان سب کی وجہ یہ ہے کہ ہر کوئی اپنا اپنا مطلب نکالتا ہے اور اپنے بیان کئے ہوئے مطلب کو صحیح سمجھتا ہے اس کھینچا تانی سے اتحاد نہیں ہو سکتا۔ کوئی ہونا چاہئے جو ان سارے جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ اسی مقصد کے لئے حضرت بانی سلسلہ تشریف لائے جن کا مقام حَکم و عدل کا مقام ہے۔ نفسیاتی طور پر یہ ممکن نہیں ہے کہ دلائل پر لڑنے والے کسی دلیل سے متفق ہو جائیں۔ یہ اتحاد خدا کی طرف سے آنے والی آواز سے ہی ممکن ہے۔ جب تک اس کی طرف توجہ نہ کریں گے مسائل حل نہیں ہو سکیں گے۔ اور یہ جھگڑے قیامت تک جاری رہیں گے۔

حضرت صاحب نے اس موقعے پر احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اگر اپنی صداقت اور اتحاد کو قائم رکھنا ہے تو تنازعوں میں نہ پڑیں۔ خدا کی طرف سے ایک حکم عدل آیا ہے اور ایک نظام چھوڑ گیا ہے۔ اگر تنازعات میں پڑ گئے اور حکم و عدل کی آواز کو ترجیح نہ دی تو تمہارا کوئی ٹھکانہ نہ ہو گا۔

حضرت صاحب نے ایک نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ جب معاف کیا کرتا ہے تو گناہ دل سے بھی مٹا دیتا ہے۔ نہ صرف اپنی ناراضگی کو کالعدم کرتا ہے بلکہ جس کو بخشتا ہے اس کے گناہ کے داغ کو بھی دھو دیتا ہے۔

امام شوکانی کی تفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض مسلمانوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ شکست کہاں سے آگئی اللہ نے تو مسلمانوں سے فتح کا وعدہ کیا تھا۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تو تم کو فتح دی تھی اس کے بعد جو ہوا وہ تمہاری غلطی سے ہوا۔ اس غلطی کا خمیازہ اللہ کی طرف منسوب نہ کرو۔ تین ہزار کے لشکر سے مقابلہ ہونا اور پھر ان میں سے صرف نو ہلاک ہوئے تھے کہ لشکر اکھڑ گیا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص اعجاز تھا ورنہ اتنی کم تعداد کی ہلاکت ۳ ہزار کے لشکر میں کیا معنی رکھتی ہے۔

تراجم کا ذکر چند لمحے کے لئے حضرت صاحب نے درس کے مضمون سے ہٹ کر فرمایا کہ آج درس کا ترجمہ سات زبانوں میں جاری ہے۔ اردو کے علاوہ انگریزی۔ عربی۔ جرمن۔ فرنچ۔ بوسنین اور رشین زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رشین زبان میں وہی خاتون ترجمہ کر رہی ہیں جو میرے لئے سوئی اور ریت کا تحفہ لائی تھیں۔ بوسنین زبان میں کرنے والی کے بارے میں آپ نے فرمایا عزیزہ نریما ابھی بچی ہے لیکن اس نے بڑی اچھی زبان سیکھ لی ہے۔

حضرت صاحب نے درس کا سلسلہ دوبارہ شروع کرتے ہوئے دیگر مفسرین کے تراجم بیان فرمائے۔ امام رازی کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں سے رعب چھینا گیا تو بندوں کی غفلت سے چھینا گیا۔ اللہ کی طرف سے ایسا نہیں ہوا۔ امام رازی کہتے ہیں کہ معتزلہ اس موقف کو تسلیم نہیں کرتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دراصل نہ سمجھ میں آنے والی بات یہ ہے کہ یہ لوگ عذاب اور طبعی قانون میں فرق کو نہیں سمجھتے طبعی قانون کے نتائج کا سامنے آنا ایک بہت وسیع فلسفہ ہے اس موضوع پر میں نے اپنی نئی کتاب میں جو آنے والی ہے تفصیلی بحث کی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ گناہ چند لوگوں نے کیا۔ اس کے نتیجہ میں سزا سب کو ملی۔ اللہ فرماتا ہے کہ اس گناہ کے جو اور نقصانات اور بد نتائج ہو سکتے تھے اس سے اللہ نے بچا لیا۔

حضرت صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ میں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا سامنے سے ٹرک آ رہا تھا میں نے سوچا کہ اگر یہ راستے سے نہ بھی ہٹا تو کم از کم آہستہ تو کرلے گا۔ لیکن اس نے ایسا بھی نہ کیا۔ نتیجۃً تیزی میں گاڑی کو سڑک سے جو ہٹایا تو گاڑی نے کئی قلابازیاں کھائیں۔ لیکن اس کے باوجود میں اندر سے صحیح سلامت باہر نکل آیا۔ اور گاڑی کو ایک جگہ کھڑا کر کے جہاں میں نے آگے جانا تھا وہاں روانہ بھی ہو گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب یہ ایک طبعی قانون تھا جس کی وجہ سے حادثہ ہوا لیکن اللہ نے اس کے مہلک نتائج سے مجھے بچا لیا۔ اللہ جب چاہتا ہے عفو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو گناہ تیر اندازوں سے سرزد ہوا اس کے جو مہلک نتائج معصوموں پر پڑ سکتے تھے اس سے ہم نے انہیں بچا لیا ان میں حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ بھی تھے ان سب کی تباہی کا خطرہ تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض دفعہ بعض بزرگ کمزوروں کے لئے بھی دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے بخشش مانگ رہے ہوتے ہیں۔ کسی مفسر کو یہ دعا سنائی دے یا نہ دے۔ آنحضرت ﷺ تو دن رات اپنے ساتھیوں کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ ابھی حل لغات کا سلسلہ جاری تھا اور ابھی عمومی بحث حضرت صاحب نے شروع نہیں فرمائی تھی کہ آپ کو بتایا گیا کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب مسکرائے اور حیران بھی ہوئے کہ اتنی جلدی وقت ختم ہوتا میں نے نہیں دیکھا۔ ابھی تو اصل بات شروع بھی نہ ہوئی تھی۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۹۴ میں سید صغیر الحسن ولد سید حمید الحسن قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید صغیر الحسن ولد سید حمید الحسن شاہ مکان نمبر ۱۴۵۳ محلہ تاج پورہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ سید سعید الحسن وصیت نمبر ۲۷۳۲۵ راولپنڈی گواہ شد نمبر۲۔ نعیم احمد اقبال وصیت نمبر ۲۶۷۵۵ سمبڑیال۔

مسل نمبر ۲۹۳۹۵ میں وسیم احمد ناصر ولد نسیم احمد قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ =/۲۵۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد ناصر ولد نسیم احمد ۹/۸ دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ عبد الحلیم شر وصیت نمبر ۲۵۰۸۶ ربوہ گواہ شد نمبر۲۔ صوفی بشارت الرحمٰن وصیت نمبر ۶۰۵۹ ربوہ۔

پولیس کا ہے فرض

بھائی صاحب! ذرا سنئے تو
جی فرمایئے
آپ بتا سکتے ہیں کہ پاکستان کے عوام کو پولیس فورس سے کیا کیا فوائد ہیں؟
ہٹیے جناب۔ مذاق مت کیجئے
کیا مطلب؟
عوام کو پولیس فورس سے فائدہ! مذاق ہی ہوا ناں!
حضور آخر عوام ہی کے ٹیکسوں سے پولیس فورس وجود میں آتی ہے ناں
تو آپ اب ٹیکسوں کا رعب جمانے لگے ہیں؟
نہیں حضور ایک بات پوچھی تھی
جی نہ جلایئے ایسی بات پوچھ کر
آخر بتایئے تو پولیس کے فائدے کیا ہیں
کن کو؟
پوچھا تو تھا عوام کو
عوام کو کوئی فائدہ نہیں
تو پھر کیسے فائدہ ہے؟
خواص کو

اچھی خبر

بختیار احمد

خواص کون؟
بھئی وی آئی پی حضرات و خواتین اور کون؟
اچھا یعنی جو خواتین و حضرات گریڈ 20 وغیرہ سے اوپر کے افسران ہیں
صرف وہی نہیں بلکہ ہر وہ افسر جو تنگ کرنے کی پوزیشن میں ہو
اچھا تو اس میں تقریباً ہر سرکاری ملازم شامل ہوا ناں!
صرف سرکاری ملازم ہی نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو کسی وی آئی پی تک پہنچ رکھتا ہے وہ بھی شامل ہے۔
گویا بڑے بڑے تاجر، صنعتکار، ٹھیکیدار وغیرہ
اسکے علاوہ بھی لوگ ہیں جن کی پولیس تابعدار ہے
اور کون لوگ ہیں؟
بھئی یہ سب کے سب سیاسی ورکر، عہدیداران اور بلدیاتی ملازمین و افسران
اتنے ڈھیر سارے وی آئی پی حضرات و خواتین ہیں ہمارے ملک میں!!
انہی پر بس نہیں پولیس فورس دیگر کئی اقسام کے لوگوں کی خادم ہے
ایک منٹ ایک منٹ
کیا ہوا؟
حضور ان سب کے خلاف تو پولیس فورس قائم کی جاتی ہے
آپ مہذب معاشروں کی بات کر رہے ہوں گے
اپنے ہاں پولیس اسی قماش کے لوگوں کے تحفظ کے لئے بنائی گئی ہے
وضاحت کیجئے حضور
آپ بہت ہی کوڑھ مغز ہیں
وہ تو ہیں جبھی تو آپ سے وضاحت کرنے کو کہہ رہے ہیں
بھئی سیدھی سی بات ہے۔ پولیس کسی کو پکڑتی ہے بھی؟
جی ہاں پکڑتی ہے کئی ڈاکوؤں چوروں جیب کتروں کو پکڑتی ہے
کیوں
کیوں کہ وہ جرم کرتے ہیں
جی نہیں۔ اس لئے پکڑتی ہے کہ وہ بے ایمانی اور وعدہ خلافی کرتے ہیں
کیسے؟
ایسے کہ وہ بھتہ اور "منتھلیاں" دینے کا وعدہ کر کے ان میں ڈنڈی مار جاتے ہیں
یقین نہیں آتا
آپ کو اس پر یقین آئے گا کہ اس ملک میں تھانے نیلام ہوتے ہیں
کیا کیا کیا!!!!????

بھیا بتایا ناں ہمارے ہاں کچھ بتانے کا رواج ہی نہیں۔ کسی نے آج تک یہ بتایا یہ ملک دو ٹکڑے کیسے اور کس کی وجہ سے ہوا؟ کسی نے بتایا کہ اتنی حکومتیں اتنے بڑے بڑے الزامات لگا کر توڑی گئیں اور ثابت کچھ بھی نہ ہو پایا! کیوں نہ ہو پایا؟ اتنے قرضے ہڑپ کرنے والے اتنے بڑے وی آئی پی کیسے بن گئے۔ ملک کا امن و امان کون لوٹ کر لے گیا اور کون اب بحال کرے گا؟ لوگوں کی عزت جان و مال کی حفاظت حکومت کیوں نہیں کرتی؟ ایسے تو کئی بے جواب سوال ہمارے سروں پر لٹک رہے ہیں۔

بات تو ٹھیک ہے مگر آپ تو بتا رہے تھے کہ
مارو گولہ پولیس فورس کو۔ پولیس فورس کو اگر انگریز کی مقرر کی ہوئی تنخواہوں اختیارات اور اصولوں پر چلایا جائے گا تو وہ کیا کرے گی؟
آپ وی آئی پی خواتین و حضرات کے بارے میں بتا رہے تھے
ان کے بارے میں تو کیا بتایا جا سکتا ہے اتنی لمبی بات نہیں ہو سکتی ہم تو وی آئی پی کی اقسام کی بات کر رہے تھے جن کے لئے پولیس فورس قائم ہے
تو بات آگے بڑھایئے
مختصراً یہ ہے حضور کہ اپنے ہاں جس کی لاٹھی ہے اسی کی پولیس فورس ہے اور لاٹھی کے معنی اس معاشرے میں دھن، دھونس، دھاندلی، اختیار، ہوڑمت، تنگ کرنے کی اہلیت، سفارش، رشوت، بھتہ، منتھلی، بدمعاشی، اوباشی، فرعونیت، رعونت، گھمنڈ، اچکاپن، اوچھاپن، چھچھورا پن وغیرہ وغیرہ ہیں۔
تو پھر وہ کون لوگ ہیں جن کے لئے پولیس فورس کچھ نہیں کرتی؟
وہ ہیں چند گنے چنے اللہ سے ڈرنے والے قانون کا احترام کرنے والے

روزنامہ نوائے وقت ۲۶۔ فروری ۱۹۹۴ء صفحہ ۱۱

معروف دعائیہ فہرست

عہدیداران مجلس انصار اللہ کی خاص توجہ کیلئے

وکالت مال اول تحریک جدید کی طرف سے ۲۹۔ رمضان المبارک تک اپنے وعدہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہوتے ہیں اس سلسلہ میں آپ مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید کے اشتراک سے رمضان المبارک میں تمام احمدی گھرانوں تک پہنچ کر وعدہ جات کی سو فیصد وصولی کروائیں۔ تا ان مخلصین کے نام ۲۹۔ رمضان المبارک کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہونے والی فہرست میں شامل کیے جا سکیں۔ ایسی تمام فہرستیں ۷۔ مارچ ۹۴ء تک وکالت مال اول تحریک جدید میں پہنچا دیں۔ اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو ارسال کر دیں۔

قیادت تحریک جدید

خبریں

ربوہ : 24- فروری- 1994ء
بادل چھائے ہوئے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد لغاری نے صوبہ سرحد میں گورنر راج نافذ کر دیا ہے۔ اسلام آباد سے جاری ہونے والے ایک فرمان میں صدر نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے تمام اختیارات پارلیمنٹ کے پاس ہوں گے۔ یا اس کی اجازت سے استعمال ہو سکیں گے۔ صدر مملکت نے یہ حکم آئین کی دفعہ ۲۳۴ کے تحت جاری کیا ہے۔ صدر نے کہا کہ سرحد حکومت آئین کے مطابق کام نہیں کر رہی تھی یہ حکم فی الحال دو ماہ تک نافذ رہے گا۔

○ بی بی سی کے مطابق صوبہ سرحد میں صدر مملکت نے ۲ ماہ کے لئے گورنر راج نافذ کر دیا ہے جس کے تحت صوبے میں ایمرجنسی نافذ ہو گئی ہے۔ صوبائی وزیر اعلیٰ صابر شاہ اور ان کی کابینہ ختم ہو گئی ہے البتہ صوبائی اسمبلی معطل رہے گی۔ یہ ابھی ختم نہیں ہوئی۔

○ مسلم لیگ (ن) اور اے این پی کے رہنماؤں نے صوبہ سرحد میں گورنر راج کے نفاذ پر تنقید کی ہے۔ بیگم نسیم ولی خاں نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت صوبے میں جو مداخلت کر رہی تھی وہ اب کھل کر سامنے آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلزپارٹی آئین قانون اور جمہوریت پر یقین نہیں رکھتی اور حزب اختلاف کو برداشت نہیں کر سکتی۔

○ صوبہ سرحد کی اسمبلی کی معطلی اور گورنر راج کے خلاف مختلف سیاسی رہنماؤں نے شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے شیخ رشید نے کہا کہ اب مرکز میں تحریک عدم اعتماد کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ شیر باز مزاری نے کہا ہے کہ اس سے نہ صرف جمہوریت کو دھچکا لگے گا بلکہ ملک کے لئے بھی نقصان دہ ہو گا۔ حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ عدالت کے فیصلہ کا انتظار کر لینا چاہئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے پاس اکثریت ہو تو وہ مرکز میں تحریک عدم اعتماد لائیں۔

○ سرحد میں گورنر کے اختیارات سنبھالنے سے قبل وزیر اعلیٰ سرحد سید صابر شاہ نے گورنر کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ جس میں ہفتہ کے روز انہیں اسمبلی سے دوبارہ اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ سابق وزیر اعلیٰ سرحد نے کہا کہ گورنر کا حکم غیر قانونی ہے فی الوقت انہیں ایسا حکم جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔

○ سرحد اسمبلی کے سپیکر نے بھی گورنر راج نافذ ہونے سے قبل گورنر سرحد کو لکھے گئے ایک خط میں گورنر سے کہا کہ وہ اعتماد کا ووٹ لینے کے بارے میں اپنا فیصلہ واپس لیں۔ اگر آرڈر واپس نہ لیا گیا تو یہ التوا میں پڑا رہے گا۔ رواں اجلاس کے بعد طریقہ کار کے مطابق اجلاس بلایا جائے گا۔

○ کابل میں مظاہرین کے ایک اجتماع نے پاکستانی سفارت خانے پر حملہ کر کے ۳۔ اہلکاروں کو زخمی کر دیا۔ تین سو افراد سیڑھی لگا کر سفارت خانے کی پہلی منزل میں داخل ہو گئے کھڑکیاں توڑ دیں فرنیچر جلا ڈالا اور تین افراد کو زخمی کر دیا۔ مظاہرین اغوا کاروں کی ہلاکت پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے تھے۔

○ سینیٹ میں جمعرات کے روز شدید ہنگامہ آرائی ہوئی۔ جس کے بعد اپوزیشن نے واک آؤٹ کر دیا لیکن جماعت اسلامی جے یو آئی اور فاٹا کے ارکان نے واک آؤٹ میں مسلم لیگ (ن) اے این پی اور پختون خواہ عوامی ملی پارٹی کا ساتھ نہیں دیا۔

○ نامعلوم مسلح افراد نے روزنامہ مشرق پشاور کے دفتر پر اچانک ہلہ بول دیا اور توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ ایڈیٹر آفس رپورٹنگ روم میں زبردست توڑ پھوڑ کی گئی۔ کلاشنکوف سے مسلح افراد نے ٹیلی سسٹم کو منقطع کر دیا اور ایک خاتون آپریٹر کو زخمی کر دیا۔

○ پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان ۱٫۴۳ ارب ڈالر کے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں اس معاہدہ کے مطابق بجلی گیس پٹرول کی قیمتوں میں مرحلہ وار اضافہ ہو گا' ٹیکسوں کی وصولی میں ہر قسم کی چھوٹ اور مراعات ختم کر دی جائیں گی۔ دفاعی اخراجات کم کئے جائیں گے۔ امپورٹ لائسنس فیس ختم کر دی جائے گی۔ معاشی ترقی کو ۶٫۵ فی صد اور افراط زر کو شرح کو ۶ فی صد تک لانا ہو گا۔

○ افغان صدر برہان الدین ربانی نے کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر حملے اور اسے نقصان پہنچانے کے واقعہ پر پاکستان سے معذرت کر لی ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس واقعہ سے دونوں ملکوں کے قریبی تعلقات کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

○ ریاستی اور سرحدی امور کے وزیر مملکت ملک عبد القیوم نے کہا ہے کہ پاکستان سے افغان مہاجرین کو زبردستی ان کے ملک واپس نہیں دھکیلا جائے گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ صاحبزادہ صابر شاہ کی طرف سے گورنر سرحد کے احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار اور آئین کے خلاف کی جانے والی گفتگو کے متعلق مقدمہ قائم کئے جانے پر غور کیا جا رہا ہے۔

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ کابل سے پاکستانی سفارت کاروں کو عارضی طور پر واپس بلایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ افغان صدر' وزیر اعظم اور احمد شاہ مسعود نے سفارت خانہ پر حملے کی سختی سے مذمت کی ہے انہوں نے مزید بتایا کہ افغانستان میں پاکستان کے سفیر کابل میں بدستور موجود رہیں گے۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن میں کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے اپنی قراداد پیش کر دی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ کمیشن تحقیقات کے لئے جموں و کشمیر میں اپنا مشن بھیجے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک و قوم کے خلاف منظم طریقے سے سازشیں کی جا رہی ہیں اور میں اپنی قوم کو خبردار کرتا ہوں کہ آپ اس بھارت دوست حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں پاکستان موجودہ وزیر اعظم بے نظیر کے ہاتھ میں محفوظ نہیں ہے میں نے جہاد کا پرچم بلند کر کے درست فیصلہ کیا ہے۔ میں بے نظیر کو وزیر اعظم تو کیا پاکستانی بھی تسلیم نہیں کرتا۔

○ مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر سیرون میں ایک نقاب پوش یہودی آباد کار نے مسجد ابراہیمی میں اندھا دھند فائرنگ کر کے ۶۳ نمازی شہید کر دیئے اور ۳۰۰۔ افراد زخمی ہو گئے۔ مصر برطانیہ' اور دیگر کئی ممالک کی طرف سے اس قتل عام کی مذمت کی گئی ہے جبکہ یاسر عرفات نے پی۔ ایل او کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ جو نہیں ہونا چاہئے تھا وہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد میں بحران کی ذمہ داری صابر شاہ اور شیر پاؤ دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ نواز شریف نے ہمیشہ ہارس ٹریڈنگ کی ہے لہٰذا ان کے منہ سے ہارس ٹریڈنگ کی مذمت اچھی نہیں لگتی۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر۔ • پوٹینسیاں • اور بائیو کیمک کی تمام ادویات، خالی شیشاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹیو میڈ ٹیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ پاکستان
فون: آفس ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ دفتر: ۵۲۱

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُرامید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ہوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون 212355

☎ 218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔